سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعۃ المبارک 13، سوموار 16، منگل 17، بدھ 18، جمعرات 19- جون 2014)
(یوم الجمع 14، یوم الاثنین 17، یوم الثلاثہ 18، یوم اربعاء 19، یوم الخمیس 20- شعبان المعظم 1435ھ)

سولھویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

نواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13۔جون2014

جلد 9: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	-----------	1
3۔	ضمنی بجٹ بابت سال 14-2013 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	-----------	1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
4۔	ایجنڈا	------------	3
5۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
6۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	11
7۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	12
8۔	چیئرمینوں کا پینل	------------	13
	حلف		
9۔	نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف	------------	13
	تعزیت		
10۔	معزز وزیر جناب خلیل طاہر سندھو کے والد کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی	------------	14
	سرکاری کارروائی		
11۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر وزیر خزانہ کی تقریر	------------	14
12۔	سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 15–2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	42
13۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 14–2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	42
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)		
14۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب 2014	------------	42
15۔	ترامیم اور قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	------------	43
	سوموار، 16۔جون 2014		
	جلد 9: شمارہ 2		
16۔	ایجنڈا	------------	45
17۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	47
18۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	48

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
19۔	اقلیتی رکن بلوچستان کے قتل پر ایوان میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کرنا----------	49
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
20۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث ------------	49
	منگل، 17۔جون 2014	
	جلد 9: شمارہ 3	
21۔	ایجنڈا ------------	138
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	140
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	141
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
24۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث (---جاری) ------------	142
	پوائنٹ آف آرڈر	
25۔	تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر پولیس کا دھاوا ------------	162
26۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث (---جاری) ------------	164
27۔	تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر پولیس کا دھاوا (---جاری) ------------	168
28۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث (---جاری) ------------	173
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
29۔	مسودہ قانون باب پاکستان فاؤنڈیشن 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	185
30۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پر عام بحث (---جاری) ------------	186

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
31۔	مسودہ قانون ترقیاتی اتھارٹیز کی جانب سے املاک کا انتظام اور منتقلی 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	190
32۔	کورم کی نشاندہی ------------	190
	بدھ، 18۔جون 2014	
	جلد 9: شمارہ 4	
33۔	ایجنڈا ------------	193
34۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	195
35۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	196
	تعزیت	
36۔	سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------	197
	پوائنٹ آف آرڈر	
37۔	تحریک منہاج القرآن لاہور کے سیکرٹریٹ پر رات گئے پولیس کی دہشت گردی سے متعدد خواتین و افراد کی ہلاکت ------------	198
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
38۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (---جاری) ------------	208
39۔	سانحہ ماڈل ٹاؤن پر بحث ------------	212
40۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (---جاری) ------------	215
41۔	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	218

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	قرارداد		
42۔	شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن "ضرب عضب" شروع کرنے پر پاک فوج کی حمایت اور وزیراعظم کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا	----------	219
43۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	----------	221
	جمعرات، 19۔جون 2014		
	جلد 9: شمارہ 5		
44۔	ایجنڈا	----------	281
45۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	----------	283
46۔	نعت رسول مقبول ﷺ	----------	284
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
47۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	----------	285
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)		
48۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 07-2006 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	----------	299
49۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	----------	299
	پوائنٹ آف آرڈر		
50۔	تحریک منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر پولیس کے دھاوے کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں پر بحث کا مطالبہ	----------	305
51۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	----------	312
52۔	کورم کی نشاندہی	----------	391

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
53۔	سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	392
54۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(46)/2014/1092. 9th June, 2014. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 13th June, 2014 at 3:00 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

سالانہ بجٹ بابت سال 2014-15 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint Friday, 13 June, 2014 for the presentation of the Annual Budget Statement for the Financial Year 2014-15 before the Provincial Assembly of the Punjab at 3.00 p.m.

ضمنی بجٹ بابت سال 2013-14 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

"In exercise of the powers conferred under Rule 147 read with 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby appoint Friday, 13 June, 2014 for the presentation of the Supplementary Budget Statement for the Financial Year 2013-14 before the Provincial Assembly of the Punjab at 3.00 p.m.

Dated Lahore, the
9th June, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13-جون 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) بجٹ کا پیش کیا جانا

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 15-2014

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 15-2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 14-2013

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 14-2013 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2014

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) ترامیم اور قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

4۔ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کی دفعہ (3)5 کے تحت دوسرے گوشوارہ میں ترامیم اور قانون ہذا کی دفعہ (2)76 کے تحت وضع کردہ قواعد

وزیر خزانہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس پنجاب 2012 کے دوسرے گوشوارہ میں ترامیم سے متعلقہ اعلامیہ جات اور قانون ہذا کے تحت وضع کردہ قواعد ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	چودھری لیسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
2۔	انجینئر قمر الاسلام راجہ، ایم پی اے	پی پی۔5
3۔	محترمہ صبا صادق، (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے	پی پی۔46

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی و معدنیات*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات*

• بذریعہ ایس این ڈی جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون 2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (13تا26۔جون2014) تفویض کیا گیا۔

6

5۔	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور*
7۔	محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
8۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات*
10۔	رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکول ایجوکیشن، قانون و پارلیمانی امور* ہائر ایجوکیشن*، امور نوجواناں* کھیلیں*، آثار قدیمہ اور سیاحت*
11۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
13۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
14۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
15۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
16۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر سپیشل ایجوکیشن
17۔	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
18۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19۔	چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
21۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013(4) مورخہ 20۔ جون 2014 رانا مشہود احمد خان کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ وسیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوۃ وعشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون وپارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود وبیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف ومذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس وتجارت
9۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
10۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
11۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
12۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
13۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
14۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ
15۔	جناب محمد خُرم گلفام	:	توانائی
16۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
17۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
18۔	رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
20۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
21۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
22۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
23۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
24۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
25۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
26۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات و تعمیرات
27۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
28۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
29۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
30۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
31۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
32۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
33۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
34۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
35۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
36۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
37۔ محترمہ جوئس رُوفن جولیس	:	سکولز ایجوکیشن
38۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل(پارلیمانی اموراینڈریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 13۔جون 2014

(یوم الجمع، 14۔شعبان المعظم 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیۡدُ مِنۡہُمۡ
مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ یُّطۡعِمُوۡنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ
ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ
اَصۡحٰبِہِمۡ فَلَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ یَّوۡمِہِمُ
الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۰﴾

سورة الذّاريات آيات56تا60

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں (56) میں ان سے طالب رزق نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ مجھے (کھانا) کھلائیں (57) اللہ ہی تو رزق دینے والا زور آور اور مضبوط ہے (58) کچھ شک نہیں کہ ان ظالموں کے لئے بھی (عذاب کی) نوبت مقرر ہے جس طرح ان کے ساتھیوں کی نوبت تھی تو ان کو مجھ سے (عذاب) جلدی نہیں طلب کرنا چاہئے (59) جس دن کا ان کافروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس سے ان کے لئے خرابی ہے (60)

وما علينا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دے بم لی حیرات ماحول لو   ہم لو درکار ہے روسی یا بی
ایک سیریں بھلک،ایک لوریں ڈلک   ح و تاریک ہے زندلی یا بی
اے لوید مسیحا یری قوم کا حال   ییسی لی جھیڑوں سے ابتر ہوا
اس کے لمزور اور بے ہنر ہاتھ سے   پسین لی چرح نے برتری یا بی
کام ہم نے رلھا صرف اذکار سے   یری سیم اپنائی اغیار نے
حستر میں منہ دلھامیں کے کیسے بھے   ہم سے، نالردہ کار اسی یا بی
زیست کے تپتے سحرا پہ تناہِ عرب   یرے الرام کا ابر برسے گا لب
لب ہری ہولی تتاج تمنا میری   لب مٹے لی میری تسلی یا بی
یا بی اب لو اشوبِ حالات نے   یری یادوں کے چہرے بھی دُھندلا دیئے
دیلھ کے یرے تائب لی غمہ لری   بی جاتی ہے لوحہ لری یا بی

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1۔ چوہدری یٰسین سوہل، ایم پی اے پی پی-156

2۔ انجینئر قمرالاسلام راجہ، ایم پی اے پی پی-5

3۔ محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے ڈبلیو-306

4۔ جناب محمد سبطین خان، ایم پی اے پی پی-46

(اس مرحلہ پر وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف) ایوان میں تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیر آیا، شیر آیا" کی نعرے بازی)

حلف

نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے پتا چلا ہے کہ دو نئے منتخب ممبران اسمبلی، جن میں نارووال سے لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان، پی پی-136 اور حافظ آباد سے محترمہ نگہت انتصار، پی پی-107 حلف اُٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں تو میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی نشستوں سے کھڑے ہو جائیں اور جس طرح میں بولتا جاؤں اُس کو ساتھ ساتھ دہراتے جائیں۔ محترمہ! میں تو مذکر میں بات کروں گا اور آپ مؤنث میں بات کریں گی۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے نارووال سے نو منتخب ممبر لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان، پی پی-136 اور حافظ آباد نو منتخب ممبر محترمہ نگہت انتصار، پی پی-107 سے حلف لیا اور بعد ازاں دونوں نو منتخب ممبران نے حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: آپ دونوں کو میری طرف سے مبارک ہو۔

تعزیت

معزز وزیر جناب خلیل طاہر سندھو کے والد کی وفات پر ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی

جناب سپیکر: میرے علم میں آیا ہے بلکہ مجھے اس سے قبل بھی معلوم ہے کہ جناب خلیل طاہر سندھو جو کہ ہمارے منسٹر بھی ہیں ان کے والد محترم وفات پا گئے ہیں ان کے لئے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس بجٹ کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے No,No کی نعرے بازی)

سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ لے کر اس ایوان میں حاضر ہوا ہوں۔ اس بجٹ کا حجم ایک ہزار ارب روپے سے زیادہ ہے۔ یہ بجٹ صرف اپنے حجم ہی کی وجہ سے نہیں بلکہ کئی دوسرے حوالوں سے بھی ماضی کی نسبت ایک مختلف بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے اپنے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کے وژن کے مطابق پنجاب کو ایک محفوظ، خوشحال، تعلیم یافتہ، معاشی طور پر مستحکم اور صنعتی اور زرعی طور پر ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے لئے ایک جامع، مربوط اور موثر پروگرام تشکیل دیا ہے۔ پنجاب میں ماضی کی کامیابیوں اور تجربوں پر مبنی عوام کی ترقی کا یہ پروگرام اگلے چار برسوں پر محیط ہے۔ 15-2014 کا یہ بجٹ اسی فلاحی اور انقلابی پروگرام کی کلیدی اور بنیادی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ ہماری ماضی کی کارکردگی مستقبل کے لئے ہمارے ارادوں کی پختگی اور جذبوں کی صداقت کی سب سے بڑی گواہی ہے۔ ہمارا ماضی شاہد ہے کہ ہم نے زندگی کے ہر شعبے میں معاشرے کے محروم طبقوں کو اوّلین ترجیحات میں شامل رکھا ہے۔ ہسپتالوں میں ادویات کی مفت فراہمی ہو یا پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی مالی اعانت سے چلنے والے ہزاروں سکول، پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کے ذریعے دیئے جانے والے وظائف ہوں یا عام آدمی کے لئے سفری سہولتیں، آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ہو یا دانش سکولوں کا قیام۔ یہ ہماری غریب دوست پالیسیاں ہی تھیں جن کی بناء پر عوام نے مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو منتخب کرنے اور پنجاب کے عوام کی خدمت کرنے کا ایک بار پھر فیصلہ دیا۔

جناب سپیکر!

3۔ بجٹ 15-2014 اُن ترجیحات اور اہداف کی عکاسی کرتا ہے جو ہم نے پنجاب کو ایک خوشحال اور حقیقی معنوں میں ترقی یافتہ صوبہ بنانے کے لئے متعین کئے ہیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ترقیاتی منصوبوں کو اقتصادی ترقی کے عامل کے طور پر استعمال کرتے ہوئے انشاء اللہ

1۔ سال بہ سال بتدریج اضافے کے ذریعے آئندہ چار برسوں کے دوران صوبہ کی موجودہ 4.8 فیصد جی ڈی پی کی شرح نمو کو سالانہ 8 فیصد تک لے جائیں گے۔ آئندہ برس کے لئے شرح نمو کا یہ ہدف 5.5 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔

2۔ اعداد و شمار کے مطابق اس وقت صوبہ کی 70 فیصد آبادی تیس برس سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ ہم نے صورتحال کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے نوجوانوں کے لئے روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنے اور انہیں ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کا اہل بنانے کے لئے تعلیم یافتہ اور ہنرمند بنانے کے لئے جامع منصوبہ بندی کی۔ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں اور معیشت دوست اقدامات کے نتیجے میں آئندہ چار برسوں کے دوران روزگار کے چالیس لاکھ مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ چنانچہ ہم نے آئندہ چار برسوں کے دوران 20 لاکھ افراد جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں کو فنی تعلیم دینے کا پروگرام تشکیل دیا ہے۔ اس تربیتی پروگرام کے لئے آئندہ برس کے بجٹ میں 6۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

3۔ ہمیں یقین ہے کہ اقتصادی عمل میں تیزی، نوجوانوں کی فنی تربیت اور مستقبل میں پیدا ہونے والے روزگار کے مواقع کے نتیجے میں ہم انشاء اللہ آئندہ چار برسوں کے دوران صوبہ کے 70 لاکھ افراد کو

خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے انسانوں کی صف سے باہر لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر!

4۔ ہم پنجاب میں ترقی اور خوشحالی کا ایک ایسا سورج طلوع ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں جس کی کرنوں سے ہمارے معاشرے کے تمام طبقے، صوبہ کے تمام علاقے اور اس میں بسنے والے تمام افراد عقیدے، نسل اور جنس کی تفریق کے بغیر مستفید ہو سکیں۔ صوبہ کے نسبتاً پسماندہ علاقوں خصوصاً جنوبی پنجاب کے لئے حکومت پنجاب کی حکمت عملی اور بے مثال اقدامات ہماری اسی خواہش اور عزم کے آئینہ دار ہیں۔ ہم نے ماضی میں بھی جنوبی پنجاب کے لئے آبادی کی نسبت زیادہ ترقیاتی رقوم فراہم کی تھیں اور میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت نے آئندہ بجٹ میں صوبہ کے کل ترقیاتی فنڈ کا 36 فیصد حصہ جنوبی پنجاب کے لئے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ رقم جنوبی پنجاب کو وسائل کی فراہمی کی تاریخ میں ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

5۔ جنوبی پنجاب کے عوام نے گزشتہ انتخابات میں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کی قیادت کے ساتھ محبت اور وابستگی کا جو مظاہرہ کیا اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور جنوبی پنجاب کے عوام کے درمیان محبت کا یہ رشتہ دوطرفہ بنیادوں پر استوار ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کے عوام کے لئے کئے جانے والے ترقیاتی اقدامات ان علاقوں میں ماضی کی حکومتوں کے مجموعی اقدامات سے کہیں زیادہ ہیں۔ میں یہاں کسی سیاسی بحث میں پڑے بغیر اس حقیقت کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جنوبی پنجاب کے نام پر پاکستانی سیاست کے اہم ترین عہدوں پر رسائی حاصل کرنے والوں نے اقتدار کے ایوانوں میں پہنچ کر زندگی کی محرومیوں کا شکار عوام کو یکسر فراموش کر دیا۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے بجٹ تقریر کے دوران نعرے بازی)

جناب سپیکر!

6۔ مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں جنوبی پنجاب کے عوام کے لئے تیار کئے گئے فلاحی منصوبوں اور ترقیاتی اقدامات کی تفصیل بیان کرنے کے لئے ایسی کئی نشستیں درکار ہیں۔ چنانچہ میں اپنی تقریر کو رواں مالی سال اور آئندہ بجٹ میں جنوبی پنجاب میں کئے جانے والے اہم ترین اقدامات تک محدود رکھوں گا۔ میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں 263۔ارب روپے مالیت کے منصوبے شروع کئے گئے ہیں یا کئے جارہے ہیں۔آئندہ برس کے دوران ان منصوبوں پر اخراجات کے لئے اگلے بجٹ میں 119۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے یہ رقم کل ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد ہے۔ حکومت پنجاب نے پچھلے برس بھی جنوبی پنجاب کے لئے وہاں کی آبادی کے تناسب سے زیادہ یعنی 32 فیصد رقوم مختص کی تھیں۔مذکورہ بالا منصوبوں میں:

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کے ان یاروں کو اور امریکا کے ان پیاروں کو، ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

- رحیم یار خان میں خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی
- رحیم یار خان میں شیخ زید میڈیکل کمپلیکس کی تکمیل
- بہاولنگر میں میڈیکل کالج کا قیام
- بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Centre اور امراض قلب اور ہارٹ سرجری کے شعبوں کا قیام
- ملتان، وہاڑی، ڈی جی خان اور مظفر گڑھ میں ضلعی ہسپتالوں کی اپ گریڈیشن
- بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی کا قیام
- ملتان میں صوبے کی طویل ترین میٹرو بس
- ملتان میں چلڈرن ہسپتال کا قیام
- بہاولپور میں پاکستان کے پہلے سولر پارک کا قیام
- آبپاشی کے نظام کی بہتری کے لئے سلیمانکی بیراج اور پاکپتن کینال کی بحالی اور تعمیر نو
- بہاولپور تا حاصل پور دورویہ سڑک کی تعمیر
- فورٹ منرو میں سیاحت کے فروغ کے لئے چیئر لفٹ اور واٹر سپلائی سکیم
- بورے والا میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ذیلی کیمپس کا قیام
- فورٹ منرو اور تونسہ میں دانش سکولوں کا قیام

- جام پور اور چولستان کے لئے خصوصی پیکج

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے، ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

7۔ میں یہاں جنوبی پنجاب کے ان دو منصوبوں کا خصوصی طور پر ذکر کرنا چاہوں گا جو میرے نزدیک پاکستان کے لئے ترکی کی حکومت اور عوام کی محبت کی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں میری مراد مظفر گڑھ میں ترکی کی حکومت کے تعاون سے قائم ہونے والے دانش سکول اور طیب اردگان ٹرسٹ ہسپتال سے ہے۔ سٹیٹ آف آرٹ عمارت، جدید ترین آلات اور سامان کی بدولت اس ہسپتال کو بلاخوفِ تردید پاکستان کے چند بہترین ہسپتالوں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ وزیراعلیٰ پنجاب اپنے مظفر گڑھ کے گزشتہ دورے میں اس ہسپتال کو 500 بستروں پر مشتمل ایک جدید ترین ٹیچنگ ہسپتال کی شکل دینے کا اعلان کر چکے ہیں۔ طیب اردگان ٹرسٹ ہسپتال کے معیار اور اس میں کام کرنے والے ماہرین طب کے اعلیٰ ترین معیار کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات بآسانی کہی جاسکتی ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب کراچی اور لاہور سے، جہاں مظفر گڑھ کے عوام اس وقت علاج کے لئے جاتے ہیں، مریض اپنے علاج معالجے کے لئے مظفر گڑھ آیا کریں گے۔ میں یہاں جنوبی پنجاب کے عوام کو ان کی معیشت کے لئے غیر معمولی اہمیت کے حامل دو منصوبوں یعنی نشتر گھاٹ کے مقام پر پُل اور مظفر گڑھ سے ڈی جی خان تک دورویہ سڑک کی تعمیر کی خوشخبری بھی دینا چاہتا ہوں۔ یہ دونوں منصوبے اگرچہ وفاقی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن واقفان حال جانتے ہیں کہ ان کی منظوری وزیراعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں کی مرہون منت ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے غدار ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

8۔ ہماری حکومت دیانتداری سے یہ سمجھتی ہے کہ جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے علاقوں کی پسماندگی کا مداوا کرنے کے لئے ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ ساتھ ان علاقوں کے عوام کو

ملازمتوں میں مناسب نمائندگی دینا بھی ضروری ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے ضروری قانون سازی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سمت میں ابتدائی قدم کے طور پر جنوبی پنجاب کے امیدواروں کی سہولت کے لئے بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں پبلک سروس کمیشن کے دفاتر اور امتحانی مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ملتان اور بہاولپور میں بورڈ آف ریونیو کے دو ممبران کی مستقل تعیناتی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی نہیں چلے گی" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

9۔ پاکستان کے دوسرے حصے کی طرح اس وقت پنجاب کو بھی توانائی کے شدید بحران کا سامنا ہے۔ ماضی کے حکمرانوں نے ملک میں بجلی کی بڑھتی ہوئی قلت سے پیدا ہونے والی سنگین صورتحال کے حوالے سے جس مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا میں اس وقت اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ آپ جانتے ہیں کہ لوڈشیڈنگ کا خاتمہ اور بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہماری حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ اقتدار میں آنے کے بعد ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے وزیر اعظم نواز شریف کی قیادت میں بجلی کے نئے منصوبوں کی تیاری، پرانے کارخانوں کی بحالی یا تقسیم کی بہتری کے لئے کوئی نہ کوئی عملی اقدام نہ کیا ہو۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ گزشتہ بارہ مہینوں کے دوران پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت بجلی کی پیداوار کے 19 منصوبوں پر کام کا آغاز کر چکی ہے۔ میں ابھی بجلی کی پیداوار میں اضافہ کے حوالے سے سابقہ وفاقی حکومت کی مجرمانہ غفلت کا ذکر کر رہا تھا۔ نندی پور کا منصوبہ میری اس بات کی وضاحت کے لئے بہترین مثال ہے۔ 2008 میں شروع ہونے والے اس منصوبے نے 2011 میں مکمل ہونا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ منصوبہ حکمرانوں کی غفلت، نااہلی اور بدعنوانی کا شکار ہو کر رہ گیا۔ منصوبے کے لئے برآمد کی گئی اربوں روپے کی مشینری کراچی کی بندرگاہ پر تین سال تک پڑی رہی۔ سینکڑوں چینی انجینئر واپس چلے گئے اور منصوبے پر کام رُک گیا۔ موجودہ حکومت نے برسرِ اقتدار آنے کے بعد اس منصوبے کی بحالی کا بیڑہ اٹھایا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں اور انتھک محنت

کے نتیجے میں صرف سات ماہ کی ریکارڈ مدت میں اس منصوبے سے بجلی کی پیداوار کا آغاز ہو چکا ہے۔

روشن کہیں بہار کے امکاں ہوئے تو ہیں
کچھ کچھ سحر کے رنگ پر افشاں ہوئے تو ہیں
ان میں لہو ہمارا جلا ہو کہ جان و دل
محفل میں کچھ چراغ فروزاں ہوئے تو ہیں

جناب سپیکر!

10۔ قومی زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح بجلی کی پیداوار کے میدان میں بھی پنجاب نے بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ پنجاب حکومت ہائیڈل، تھرمل، ونڈ، سولر، بائیوماس، بائیو گیس الغرض توانائی کے تمام ممکنہ ذرائع سے بجلی حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ میں یہاں بہاولپور میں 1000 میگاواٹ کے ایشیا کے سب سے بڑے قائداعظم سولر پارک کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گا جس کے پہلے مرحلے میں دسمبر 2014 تک ہم انشاءاللہ 100 میگاواٹ بجلی حاصل کرنا شروع کر دیں گے۔ آئندہ سال اس مقصد کے لئے 17۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح صوبے میں ساہیوال اور فیصل آباد میں چینی سرمایہ کاروں کے تعاون سے کوئلہ سے چلنے والے پاور پلانٹ لگائے جا رہے ہیں جن سے مجموعی طور پر 1620 میگاواٹ بجلی حاصل ہو سکے گی۔ آنے والے برسوں میں شیخوپورہ، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، جھنگ اور قصور میں بھی ایسے ہی پاور پلانٹ لگائے جائیں گے۔ حکومت نے آئندہ بجٹ میں توانائی کے شعبے کے لئے 31۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

11۔ کون نہیں جانتا کہ توانائی کے بحران پر قابو پانے کے لئے بجلی کی بچت بجلی کی پیداوار سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ بجلی کی بچت کے ذریعے فوری اور مفید نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بجلی کا ایک واٹ بچانے کا مطلب یہ ہے کہ گویا ہم ایک واٹ اضافی بجلی پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے صوبے میں بجلی کی بچت کے لئے ایک وسیع تر پروگرام تشکیل دیا ہے جس کے تحت عام افراد، تجارتی اداروں، زرعی فارمز اور صنعتوں کو ضابطہ سازی اور

مختلف ترغیبات کے ذریعے کم بجلی خرچ کرنے والے آلات اور ساز و سامان استعمال کرنے پر آمادہ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے آئندہ بجٹ میں اڑھائی ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"غریب دشمن بازار، شاہی خاندان بازار، نامنظور نامنظور" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

12- قدرت نے پنجاب کو مختلف طرح کی معدنیات کی دولت سے نوازا ہے۔ مقام افسوس ہے کہ ماضی میں ان معدنیات کی طرف کسی نے کوئی توجہ نہیں دی۔ ہماری حکومت نے ایک معروف عالمی فرم کے ذریعے ان ذخائر کی ایک قابل اعتماد feasibility report تیار کرائی۔ چنانچہ اب کئی بین الاقوامی کمپنیاں ان ذخائر کو تجارتی مقاصد کے لئے استعمال میں دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ ہمارے پاس ضلع چنیوٹ میں اعلیٰ کوالٹی کے لوہے کے 600 ملین ٹن ذخائر بھی موجود ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ان کی لاگت کا کل تخمینہ 70۔ارب ڈالر سے زائد لگایا گیا ہے۔ یہ ذخائر فولاد سازی کے لئے انتہائی مناسب ہیں۔ گزشتہ 65 برس کے دوران ان ذخائر کی قدر و قیمت کے تعین کے لئے ضروری اقدامات بھی نہیں کئے جا سکے۔ شومئی قسمت کہ ماضی کی ایک حکومت نے پنجاب کے اس بیش قیمت خزانے پر دن دہاڑے ڈاکا ڈالتے ہوئے اس کو ایک جعلی کمپنی کے حوالے کر دیا۔ پنجاب حکومت نے اس معدنی دولت کی بازیابی کے لئے تقریباً تین سال تک عدالتی اور قانونی جنگ لڑی۔ اس کے بعد ہماری حکومت نے انتہائی شفاف طریقہ سے اس خزانے کی پیمائش و تشخیص کا کام دنیا بھر کی صف اوّل کی تین کمپنیوں کے consortium کے سپرد کیا۔ اس منصوبے پر ایک ارب 47 کروڑ روپے خرچ ہوں گے اور اس کو 18 ماہ میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لاٹھی گولی کی سرکار، نہیں چلے گی نہیں چلے گی" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

13- کالاباغ کے مقام پر خام لوہے کے ذخائر موجود ہیں۔ حکومت پنجاب نے اس ذخیرے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ابتدائی نوعیت کے ایک منصوبے کا آغاز کر دیا ہے جس پر 13 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوں گے اور یہ منصوبہ جولائی 2014 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ہم نے ایک

بین الاقوامی کمپنی کے ذریعے پنجاب کے کوئلے کے وسائل کی بھی feasibility study مکمل کی ہے جس کے بعد مختلف بین الاقوامی کمپنیاں پنجاب میں کوئلے کی دریافت کے منصوبوں میں دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر!

14۔ اس امر میں دو رائے ممکن نہیں کہ معاشرے میں امن عامہ اور انسانی جانوں کے تحفظ کو یقینی بنائے بغیر ترقی کا کوئی خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس وقت پاکستان کو دہشتگردی کے ایک چیلنج کا سامنا ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ہمیں مختلف محاذوں پر تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ 15-2014 کے دوران پولیس کے بجٹ میں 16 فیصد اضافہ کر کے اسے 70۔ارب 51 کروڑ روپے سے 81۔ارب 68 کروڑ روپے کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ حکومت اس رقم سے بہتر تربیت، جدید سازو سامان کی فراہمی اور ٹیکنالوجی کے ذریعے پولیس کی استعداد کار کو بہتر بنانا چاہتی ہے۔ دریں اثناء حکومت دہشت گردی کے سدباب اور جرائم کی بیخ کنی کے لئے ایک مربوط Command and Control System متعارف کروا رہی ہے۔ اس سسٹم کو معاشرے میں مشکوک اور مجرمانہ سرگرمیوں کی نگرانی کرنے اور انہیں قانون کی گرفت میں لانے کے لئے جدید ترین کیمروں اور دوسرے آلات سے آراستہ کیا جائے گا۔ دہشت گردی سے نمٹنے اور امن عامہ کی اضافی ضروریات کے لئے 5۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کے ان یاروں کو اور امریکا کے ان پیاروں کو، ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

15۔ صوبہ میں شہریوں کے جان و مال کے تحفظ اور دہشت گردی کے سدباب کے لئے 1500 مستعد اور جدید اسلحہ سے مزین افراد پر مشتمل ایک جدید فورس تشکیل دی گئی۔ دریں اثناء ایلیٹ فورس کے جوانوں اور افسروں کو ایک خصوصی پروگرام کے تحت جدید ترین تربیت دی جا رہی ہے۔ بدلتے ہوئے حالات کی نزاکت کے پیش نظر حکومت نے ایلیٹ فورس کی افرادی قوت میں بھی خاطر خواہ اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت دہشت گردی کے خلاف برسرپیکار اپنے مختلف اداروں کی تربیت کے لئے دوست ممالک کا تعاون بھی

حاصل کر رہی ہے۔ حکومت نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرائض کی ادائیگی کے دوران شہادت پانے والے اہلکاروں اور افسروں کے اہل خانہ کی اعانت کے لئے خصوصی پیکج کا اعلان کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اب کون بچائے گا پاکستان، عمران خان عمران خان" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

16- پنجاب حکومت نے 12-2011 میں صوبے میں ایک جدید فرانزک لیبارٹری قائم کی تھی۔ یہ لیبارٹری پیچیدہ جرائم کی تفتیش میں بے حد مددگار ثابت ہوئی ہے۔ حکومت 15 کروڑ 9 لاکھ روپے کی لاگت سے صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹروں میں اس لیبارٹری کے دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ کام دسمبر 2014 تک مکمل ہو جائے۔ حکومت نے اسلحہ کے لائسنس حاصل کرنے والوں کے مکمل کوائف سے آگاہ رہنے اور متعلقہ بدعنوانیوں کے خاتمے کے لئے ایک مربوط لائسنس مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم متعارف کروانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسی طرح قیدیوں پر مؤثر کنٹرول اور جیل خانہ جات کی بہتر مینجمنٹ کے لئے ایک جیل مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم تشکیل دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

17- ہماری حکومت ریسکیو 1122 کا دائرہ کار تمام اضلاع تک بڑھا چکی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران 12 تحصیلوں کو اس سکیم میں شامل کیا گیا۔ حکومت نے مالی سال 15-2014 کے دوران اس سکیم کو 36 تحصیلوں تک مزید وسعت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

18- کسی بھی قوم کی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم کے کلیدی کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت پنجاب تعلیم کے شعبہ میں وسائل کی فراہمی کو قوم کے خوش آئند مستقبل کے لئے بہترین سرمایہ کاری تصور کرتی ہے۔ بجٹ 15-2014 میں تعلیم کے شعبہ کے لئے تجویز کی گئی خطیر رقوم ہمارے اسی نقطہ نظر کی عکاس ہیں۔ حکومت نے آئندہ بجٹ میں تعلیم کے شعبہ میں

صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر 273-ارب روپے مختص کئے ہیں۔ واضح رہے کہ اس رقم میں سے صوبائی حکومت کا حصہ 65-ارب 20 کروڑ روپے سے بڑھ کر 92-ارب 65 کروڑ روپے ہو گیا ہے جو کہ 42 فیصد اضافہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو سی ایم گو، گو سی ایم گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

19- حکومت پنجاب نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ صوبے کا ہر بچہ بہترین تعلیم سے مستفید ہو اور کوئی طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ پنجاب میں مستحق اور قابل طلباء کو وظائف دینے کے لئے حکومت 11-ارب روپے کی لاگت سے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ قائم کر چکی ہے جو کہ پاکستان میں اس طرح کا سب سے بڑا فنڈ ہے۔ آئندہ مالی سال میں حکومت اس فنڈ کے لئے مزید 2-ارب روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کرتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"غریبوں کے خلاف بجٹ، ظالموں کا بجٹ اور شاہی خاندان کا بجٹ،
نامنظور نامنظور" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

20- دانش سکولوں کے قیام کا مقصد پسماندہ علاقوں میں بسنے والے غریب ترین مگر ہونہار بچوں کو ایچی سن کالج جیسے تعلیمی اداروں میں دی جانے والی معیاری تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اس مقصد میں کامیابی کے حصول کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ حال ہی میں دانش سکول سسٹم کی تین طالبات نے امریکہ میں ہونے والے ایک بین الاقوامی سائنسی مقابلے میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ آنے والے مالی سال کے دوران میلسی، لودھراں، جھنگ، تونسہ اور فورٹ منرو میں مزید پانچ دانش سکول قائم کئے جائیں گے۔ ہمارے ترک بھائیوں نے مظفر گڑھ میں ہمیں ایک دانش سکول کا تحفہ دیا ہے جس کا افتتاح جلد کیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں دانش سکولوں کے لئے 2-ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

21۔ اس وقت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مالی تعاون سے 15لاکھ طلباء نجی سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت نے فاؤنڈیشن کے تحت سکولوں کی رجسٹریشن اور تعلیمی vouchers کی تقسیم کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔آئندہ مالی سال میں پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے لئے 7۔ارب 50کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

22۔ تعلیم کے شعبے سے متعلق ترقیاتی منصوبوں کے لئے 48۔ارب 31کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس میں سے سکولوں کے لئے 28۔ارب 10کروڑ روپے، ہائر ایجوکیشن کے لئے 14۔ارب 5کروڑ روپے، سپیشل ایجوکیشن اور خواندگی کی ترویج کے لئے مجموعی طور پر 3۔ارب 20کروڑ روپے، کھیلوں کی ترقی کے لئے 2۔ ارب 96کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پنجاب کے سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے 8۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ پرائمری اور ایلیمنٹری سکولوں کی اگلے درجے میں منتقلی کے لئے ایک ارب 80کروڑ روپے، سکولوں میں آئی ٹی لیب کی فراہمی کے لئے ایک ارب 25کروڑ روپے اور نئے پرائمری سکولوں کے قیام کے لئے 60کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پنجاب میں طلباء کی زیادہ تعداد والے سکولوں میں اضافی کلاس روم کی فراہمی کے لئے ایک ارب روپے اور فرنیچر کی فراہمی کے لئے 50کروڑ روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ سکولوں کی بوسیدہ عمارتوں کی تعمیر نو کے لئے 2۔ارب 75کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ حکومت نے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت ہائی سکولوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں موجود آئی ٹی لیب کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ شروع کیا ہے۔آئندہ بجٹ میں اس مقصد کے لئے ایک ارب 20کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

23۔ حکومت پنجاب ہائر ایجوکیشن کی ترقی کے لئے بھی ٹھوس اقدامات کر رہی ہے۔آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 14۔ارب 5کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں نمایاں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

- صوبے میں نئے کالجز کے قیام کے لئے 3۔ارب 42کروڑ روپے

- کالجوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے ایک ارب36کروڑ روپے
- ہونہار طلباء کو میرٹ پر ایک لاکھ لیپ ٹاپ دینے کے لئے3۔ارب50کروڑ روپے
- کمپیوٹر labs کے قیام کے لئے20کروڑ56لاکھ روپے
- طلباء میں انعامات کی تقسیم، بیرون ملک مطالعاتی دوروں اور تقریری مقابلوں کے لئے 48کروڑ روپے
- 20لاکھ ناخواندہ افراد کو غیر رسمی تعلیم فراہم کرنے کے لئے2۔ارب40کروڑ روپے
- اساتذہ کو تربیت دینے اور ان کی استعداد کار بڑھانے کے لئے3۔ارب92کروڑ روپے
- تحصیل کی سطح پر پبلک پارکس میں ڈیجیٹل لائبریریوں کے لئے20کروڑ روپے

جناب سپیکر!

24۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ صوبے میں اس وقت ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ اور بہاولپور میں خواتین یونیورسٹیاں اور ڈیرہ غازی خان یونیورسٹی زیر تعمیر ہے۔ آئندہ سال کے دوران پنجاب میں رحیم یار خان، ساہیوال اور اوکاڑہ میں تین نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

25۔ پنجاب میں ایجوکیشن روڈ میپ پر عملدرآمد کے ذریعے تعلیم کے شعبے میں دور رس اصلاحات کی گئی ہیں۔ صوبے میں ایک لاکھ کے قریب اساتذہ کی صرف اور صرف میرٹ پر بھرتی اور ان کی تربیت اسی روڈ میپ کی مرہون منت ہے۔ حکومت صوبے میں یونیورسل پرائمری ایجوکیشن کا ہدف پورا کرنے کے لئے پوری تندہی سے سرگرم عمل ہے۔ اب تک ایمرجنسی داخلہ مہم کے تحت تعلیم سے محروم38لاکھ بچوں کی ریکارڈ تعداد کو سکولوں میں داخلہ دیا جا چکا ہے۔ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب کی کاوشوں کا بین الاقوامی سطح پر بھی اعتراف کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

26۔ ہماری حکومت کی یہ خواہش ہے کہ ہم عوام کو اپنے ملک میں رہتے ہوئے بین الاقوامی معیار کی تعلیم فراہم کر سکیں۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت نے لاہور میں ڈی ایچ اے سے ملحقہ705ایکڑ کے رقبے پر نالج سٹی کے قیام کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس ضمن میں چار عالمی یونیورسٹیوں کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے جا چکے ہیں۔ میں

یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ پنجاب کی ماضی کی ایک حکومت یہ بیش قیمت اراضی اشرافیہ کو پر تعیش رہائشوں کی تعمیر کے لئے پیش کر چکی تھی۔

جناب سپیکر!

27۔ اب میں صحت کے شعبے میں اپنی حکومت کی ترجیحات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حکومت نے آئندہ بجٹ میں صحت کے شعبہ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر مجموعی طور پر 121۔ارب 80کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ صحت کے مجموعی صوبائی بجٹ کو 86۔ارب 88کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے جو کہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں 37فیصد زیادہ ہے۔ صحت کے شعبے میں آئندہ بجٹ کے تحت ہمارے مجوزہ اقدامات درج ذیل ہوں گے:

- ہیلتھ انشورنس کارڈ کے اجراء کے لئے 4۔ارب روپے جس کی بدولت کم آمدنی والے افراد نہ صرف سرکاری بلکہ بہترین نجی اداروں میں بھی علاج کی مفت سہولت حاصل کر سکیں گے۔
- ہسپتالوں اور علاج معالجہ کی سہولیات کے لئے 47۔ارب 44کروڑ روپے
- ماں اور بچے کی صحت کے منصوبے کے لئے ایک ارب 80کروڑ روپے
- ضلعی اور تحصیل ہسپتالوں میں دل کے مریضوں کے لئے ایمبولینسوں کی خرید کے لئے 36کروڑ 44لاکھ روپے
- جگر اور گردے کی پیوند کاری اور کینسر کے علاج کے لئے ہسپتالوں کی تعمیر کا منصوبہ
- ڈائیلسز کے لئے 30کروڑ روپے سے بڑھا کر 60کروڑ روپے
- ادویات کی فراہمی کے لئے 8۔ارب 75کروڑ روپے
- ٹیچنگ ہسپتالوں کے لئے مجموعی طور پر مختص شدہ رقم 5۔ارب 18کروڑ روپے سے بڑھا کر 8۔ارب 15کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔
- نرسوں کی تین ہزار نئی اسامیاں
- موبائل ہیلتھ یونٹس کے لئے ایک ارب روپے
- Millennium Development Goals کے لئے 2۔ارب روپے

جناب سپیکر!

28۔ ہمیں اس افسوسناک حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے کہ پنجاب کے عوام کا بڑا حصہ آج بھی پانی جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہے۔ خود وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اس ضمن میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کئی بار کہہ چکے ہیں کہ مقام افسوس ہے کہ معاشرے کے صاحب ثروت افراد کو تو منرل واٹر کی عیاشی حاصل

ہے جبکہ پنجاب کے عوام کا بڑا حصہ آج بھی صاف پانی کی سہولت کے بغیر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ موجودہ حکومت اس مسئلے کے حتمی حل کے لئے مکمل طور پر پُرعزم ہے۔ وزیراعلیٰ اس ضمن میں واضح ہدایت دے چکے ہیں کہ عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے عمل میں کسی روایتی تساہل یا تاخیری حربے کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ آئندہ بجٹ میں عوام کو صاف پانی فراہم کرنے کے لئے ایک میگا پراجیکٹ تیار کیا گیا ہے جس کے لئے 5۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میں یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ آئندہ بجٹ میں پبلک ہیلتھ کے تحت نکاسی آب اور پینے کے پانی کے مختلف منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 17۔ارب 11 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

29۔ اسی طرح لاہور میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے کامیاب تجربے کے بعد ہم اس نظام کو فیصل آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، ملتان اور بہاولپور میں بھی رائج کر رہے ہیں۔ حکومت کے اس اقدام سے نہ صرف ان شہروں میں حفظان صحت اور صفائی کی صورتحال بہتر ہو گی بلکہ سالڈ ویسٹ کو مناسب طریقے سے تلف کیا جا سکے گا اور اس سے توانائی بھی حاصل کی جا سکے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو سی ایم گو اور شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

30۔ اب میں ایک ایسے قومی مسئلے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس پر بدقسمتی سے ماضی میں مطلوبہ توجہ دینے سے بوجوہ گریز کیا گیا۔ اس حقیقت کے ادراک کے لئے علم اقتصادیات کا ماہر ہونا ضروری نہیں کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پائے بغیر ہمارے عوام ترقیاتی منصوبوں کے ثمرات سے پوری طرح بہرہ مند نہیں ہو سکتے۔ ہماری حکومت نے آبادی میں 2 فیصد کی تشویشناک شرح نمو کو کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اس مقصد کے لئے آئندہ ترقیاتی بجٹ میں ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹا بجٹ ہائے ہائے، جعلی بجٹ ہائے ہائے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

31۔ پنجاب کی آبادی کا بڑا حصہ زرعی شعبے سے منسلک ہے۔ ہمارا محنتی کاشتکار اپنی محنت شاقہ سے ملک بھر کی غذائی ضروریات کی فراہمی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ہماری حکومت یہ سمجھتی ہے کہ زرعی شعبے میں کی جانے والی سرمایہ کاری کے مثبت اثرات معیشت کے تمام شعبوں پر مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ حکومت نے بجٹ 15-2014 میں کاشتکاروں کی بہبود اور زراعت کے فروغ کے لئے 14۔ارب 97 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ یہ رقم زرعی پیداوار میں اضافے، ڈرپ اریگیشن کے فروغ، لیزر لینڈ لیولنگ اور ہزاروں کھالوں کو پختہ بنانے پر صرف کی جائے گی۔ اسی طرح صوبے میں مختلف زرعی اجناس اور لائیو سٹاک کی سپلائی چین کو بہتر بنانے کے لئے ایک جامع پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

32۔ حکومت پنجاب نے کاشتکاروں کو کھاد فراہم کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں 5۔ارب روپے کی سبسڈی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف سے درخواست کی ہے کہ وفاقی حکومت بھی پنجاب کے کاشتکاروں کو کھاد خریدنے کے لئے اتنی ہی رقم سبسڈی کے طور پر فراہم کرے۔ اس درخواست پر عملدرآمد کے نتیجے میں پنجاب کے کاشتکاروں کو ڈی اے پی کھاد کی فراہمی کے لئے 10۔ارب روپے کی سبسڈی مہیا کی جا سکے گی۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت کے اس اقدام کے نتیجے میں ہماری زرعی معیشت میں فی ایکڑ پیداوار میں انقلابی اضافہ دیکھنے میں آئے گا اور ہماری زرعی معیشت میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔ حکومت پنجاب نے پچھلے دور حکومت میں Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement Project شروع کیا تھا۔ آئندہ سال اس منصوبے کے لئے 4۔ارب 67 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

33۔ صوبے میں نقد آور فصلوں، سبزیوں اور دوسری اجناس کی پیداوار میں اضافے کے ترقیاتی منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں۔ پھلوں اور سبزیوں کی برآمدات میں اضافے کے لئے ایک ارب 62 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے Supply Chain Improvement of

Selected Agricultural and Livestock Productsکا منصوبہ شروع کیا جا چکا ہے جس کے لئے آئندہ سال 24 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ حکومت بجلی اور ڈیزل سے چلنے والے 20ہزار ٹیوب ویلوں کو بائیو گیس پر منتقل کرنے کے لئے ایک ارب 87کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے منصوبہ شروع کر رہی ہے۔ توقع ہے حکومت کے اس اقدام سے ایندھن کی مد میں 4۔ارب روپے کی بچت ہوگی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "کون بچائے گا پاکستان، عمران خان عمران خان اور عمران تیرے جانثار، بے شمار بے شمار" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

34۔ پنجاب کا نہری نظام ہماری زرعی معیشت کے لئے رگ جاں کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری حکومت نے آئندہ بجٹ میں آبپاشی کے موجودہ نظام کی بحالی، آبی وسائل کی ترقی اور نہروں کی دیکھ بھال کے لئے 50ارب 80کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اس میں ترقیاتی رقم کا حصہ 35۔ارب 57کروڑ روپے ہے۔ یہ رقم گزشتہ برس اس مقصد کے لئے مختص کئے گئے فنڈز سے 59فیصد زیادہ ہے۔ آبپاشی کے شعبے میں چند نمایاں منصوبے اور ان کے لئے مختص رقوم درج ذیل ہیں:

- ☆ خانکی بیراج کی تعمیر کے لئے 6۔ارب 72کروڑ روپے
- ☆ سلیمانکی بیراج کی بحالی کے لئے ایک ارب 75کروڑ روپے
- ☆ نہر لوئر باری دوآب کے لئے 5۔ارب 66کروڑ روپے
- ☆ سدھنائی میلسی بہاول لنک کینال کی تعمیر نو اور میلسی سائیفن کے لئے 50کروڑ روپے
- ☆ لوئر چناب کینال اور ذیلی نہروں کے لئے 2۔ارب 10کروڑ روپے
- ☆ چھوٹے ڈیموں کی تعمیر کے لئے 2۔ارب روپے
- ☆ ڈی جی خان کے علاقے میں عوام کو رود کوہیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ارب 16کروڑ روپے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گرتی ہوئی دیواروں کو ایک دھکا اور دو، سپیکر کے ان پیاروں کو ایک دھکا اور دو، مودی کے ان یاروں کو ایک دھکا اور دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

35۔ زراعت کی طرح لائیو سٹاک کا شعبہ بھی قومی معیشت کے لئے کم اہمیت کا حامل نہیں۔اس شعبے کے لئے آئندہ بجٹ میں مجموعی طور پر 8۔ارب 93 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ہماری خواتین زرعی معیشت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں چنانچہ دیہی علاقوں میں غربت کے خاتمے اور خواتین کو لائیو سٹاک کے شعبے میں روزگار کے مواقع مہیا کرنے کے لئے 20۔ارب 16 کروڑ روپے کی مالیت سے مویشیوں کی فراہمی کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔آئندہ مالی سال کے دوران اس مقصد کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ میانوالی، بھکر، لیہ اور خوشاب میں لائیو سٹاک کی ترقی اور مویشی منڈیوں کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے 4۔ارب 36 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔لائیو سٹاک کی ترقی اور فروغ کے لئے بہاولپور میں ویٹرنری یونیورسٹی قائم کی جا رہی ہے جس کے لئے ایک ہزار ایکڑ زمین مختص کر دی گئی ہے۔آئندہ سال اس منصوبے کے لئے ایک ارب 28 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے یہ ضابطے، ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

36۔ 2014-15 کے بجٹ میں مواصلات و تعمیرات کے شعبے کے لئے 39۔ارب 56 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔یہ رقم صوبے کے مختلف حصوں میں سڑکوں کی تعمیر، بحالی اور اپ گریڈیشن کے لئے استعمال کی جائے گی جس سے 276 جاری منصوبوں اور 190 نئے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ان میں 142 منصوبے جنوبی پنجاب کے اضلاع میں ہیں۔2014-15 کے دوران مواصلات کے شعبے میں تعمیر ہونے والے پلوں، سڑکوں اور دیگر انفرا سٹرکچر کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ میرے لئے اس تقریر میں ان سب کا فرداً فرداً ذکر ممکن نہیں۔تاہم میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ ان منصوبوں کی تکمیل سے پنجاب کے مواصلاتی نظام میں واضح بہتری اور وسعت آئے گی جس کے نتیجے میں روزگار کے بے شمار مواقع پیدا ہوں گے جس سے زرعی اور صنعتی دونوں طرح کی معیشت کو تقویت ملے گی۔

حکومت نے پہلے سے تعمیر شدہ انفراسٹرکچر کی نگہداشت اور مرمت کے لئے بھی خاطر خواہ وسائل مختص کئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"بجٹ ٹھاہ، بجٹ ٹھاہ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

37۔ وزیراعلیٰ پنجاب عوام کو سستی اور معیاری پبلک ٹرانسپورٹ فراہم کرنے میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ لاہور کی میٹرو بس نے ٹرانسپورٹ کلچر میں انقلاب پیدا کر دیا ہے آج روزانہ ایک لاکھ 70 ہزار مسافر میٹرو بس سے سفر کر رہے ہیں۔ اس منصوبے کے نقاد، اس کی کامیابی پر بجائے خود حیرت زدہ ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم راولپنڈی سے اسلام آباد میٹرو بس کا دوسرا منصوبہ شروع کر چکے ہیں جس پر 41۔ ارب 40 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ یہ منصوبہ مالی سال 2014-15 کے دوران مکمل ہو جائے گا اور روزانہ ڈیڑھ لاکھ مسافر اس سے مستفید ہوں گے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ملتان کے لئے بھی میٹرو بس کا اعلان کیا جا چکا ہے اس پر تقریباً 30۔ ارب روپے لاگت آئے گی اور اب میٹرو بس کا اگلا پڑاؤ فیصل آباد ہوگا۔ صوبائی دارالحکومت کے لئے 27.1 کلومیٹر طویل میٹرو ٹرین (اورنج لائن) کا منصوبہ لایا جا رہا ہے جس سے روزانہ اڑھائی لاکھ لوگ سفر کریں گے۔ یہ منصوبہ برادر ملک چین کی سرمایہ کاری سے 27 ماہ کی ریکارڈ مدت میں مکمل ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"مودی کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

38۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے چھت کا حصول ہر شہری کا خواب ہے۔ ہماری حکومت نجی شعبے کے تعاون سے سستے گھروں کی فراہمی کے لئے ایک جامع پروگرام کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ ہماری حکومت ان سستی ہاؤسنگ سکیموں میں نجی شعبہ کو خصوصی ترغیبات دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کم آمدنی والے طبقات کو گھروں کی فراہمی کے لئے دوسرے اقدامات پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ ہماری حکومت آئندہ مالی سال کے دوران مزدوروں کے لئے 20 ہزار گھروں کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ علاوہ ازیں تین آشیانہ

سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں جبکہ مالی سال 15-2014 کے دوران چار نئی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لوڈشیڈنگ کیمپ لگاؤ، مینار پاکستان پر کیمپ لگاؤ" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

39۔ ہم صوبے میں ماحولیاتی آلودگی کے مسئلے کی اہمیت سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں۔آلودگی کو کم کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں کئی اہم منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔ ہم آئندہ برس صوبے میں Environmental Profile Management System کو متعارف کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آئندہ سال ہماری حکومت پنجاب گرین فنڈ قائم کر رہی ہے جس کے ذریعے ماحول میں بہتری پیدا کرنے کے لئے شجر کاری اور باغبانی کو فروغ دیا جائے گا۔اس فنڈ کے لئے 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔آئندہ سال جنگلات، ماہی پروری اور وائلڈ لائف کے فروغ کے لئے 2۔ارب 56 کروڑ روپے کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"انڈیا کا جو یار ہے، غدار ہے غدار ہے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

40۔ ہم بے روزگار نوجوانوں کو خود روزگاری کے مواقع فراہم کرنے کے لئے ہر ممکن مساعی کر رہے ہیں۔ 13-2012 میں شروع کی جانے والی خود روزگار سکیم کے تحت نوجوانوں میں اب تک 3۔ارب روپے کے بلاسود قرضے تقسیم کئے جا چکے ہیں۔آئندہ بجٹ میں اس مقصد کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"نصیبو لیگ، ہائے ہائے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

41۔ ہماری حکومت صوبے میں معاشی استحکام، روزگار اور برآمدات میں اضافے کے لئے صنعتی ترقی میں خاطر خواہ اضافے کو یقینی بنانے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ جی ایس پی پلس کے حصول

کی بدولت اب ہم اپنی مصنوعات یورپی منڈیوں میں کوئی ڈیوٹی ادا کئے بغیر بھیج سکیں گے۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہمارے صنعتی شعبے میں بین الاقوامی طلب کو پورا کرنے کی اہلیت ہونا ضروری ہے۔ ہم اس سلسلے میں ٹیکسٹائل اور اس سے تیار ہونے والی مصنوعات کی پیداوار کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ شیخوپورہ میں موٹروے کے قریب قائداعظم گارمنٹس زون کے قیام کے لئے 3۔ارب روپے کی لاگت سے زمین کے حصول کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی انتھک محنت کے نتیجے میں چین کی ایک ممتاز کمپنی فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں 2۔ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہی ہے جس کے نتیجے میں صوبے میں ملازمت کے 35 ہزار نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ سرمایہ کاری کے فروغ اور بیرون ملک پاکستانیوں کی سہولت کے لئے پنجاب اوورسیز پاکستانیز کمیشن کا قیام عمل لایا گیا ہے جس کے ذریعے نہ صرف بیرون ملک پاکستانیوں کے مسائل کا حل ڈھونڈا جائے گا بلکہ انہیں پاکستان میں سرمایہ کاری کے بہتر مواقع بھی میسر آ سکیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

42۔ ہمارے محنت کش ہمارا سرمایہ ہیں۔ ان کی مشقت قوم کی دولت کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ ہماری حکومت محنت کشوں کو قدر کی نظر سے دیکھتی ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی ہے۔ حکومت پنجاب نے لاہور میں انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کا انعقاد کر کے محنت کشوں کے مسائل اجاگر کئے اور ان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ حکومت پنجاب نے محنت کشوں کی کم سے کم اجرت 10 ہزار سے بڑھا کر 12 ہزار روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب میں صوبائی لیبر پالیسی مرتب کر لی گئی ہے جو کہ جلد کابینہ کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔ حکومت صوبے میں چائلڈ لیبر اور بانڈڈ لیبر کے سدباب کے لئے 5۔ارب روپے کی لاگت کا منصوبہ شروع کر رہی ہے جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 32 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں حکومت نے ماہ رمضان کے دوران کم آمدنی والے افراد کو اشیائے ضروریہ کی مناسب نرخوں پر فراہمی کے لئے 5۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر "پہلے وعدے نامکمل" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

43۔ عوام کو بہتر خدمات کی فراہمی اور اچھی حکمرانی کے لئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال حکومت پنجاب کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ صوبے میں چند برس قبل لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام شروع کیا گیا تھا۔ ہماری حکومت نے اس منصوبے پر بھرپور توجہ دی اور اب اس کے ثمرات عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس منصوبے سے نہ صرف عوام کے اپنی جائیداد پر مالکانہ حقوق شفاف اور یقینی ہوں گے بلکہ اراضی کا نظم و نسق بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ 114 تحصیلوں میں سروس سنٹرز کا آغاز ہو چکا ہے جبکہ 28 اضلاع میں ڈیٹا انٹری کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کے لئے مالی سال 15-2014 میں 4۔ارب 14 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس منصوبہ سے 13 ہزار نئی ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں اور جس طرح میں نے پچھلے سال بھی اعلان کیا تھا انشاءاللہ یہ منصوبہ اس سال کے آخر تک پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر "جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

44۔ اگر میں 15-2014 کے بجٹ کو ایک عوامی بجٹ قرار دوں تو یہ بے جا نہیں ہو گا۔ اس بجٹ کا محور انسانی وسائل کی ترقی، عام لوگوں کی آمدنیوں میں اضافہ اور ان کے لئے روزگار کے مختلف مواقع فراہم کرنا۔ قومی زندگی اور ترقی میں خواتین کی بھرپور شمولیت ہماری حکومت کا اہم مطمع نظر ہے۔ موجودہ حکومت نے خواتین کی ترقی اور بہبود کے لئے ایک علیحدہ محکمہ بنایا ہے۔ حکومت نے گزشتہ دو برسوں کے دوران خواتین کی ترقی کے لئے کئی اہم اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ ہم نے خواتین کو پالیسی سازی کے عمل میں شریک کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہم نے معاشی اور سماجی میدانوں کی خواتین کے بھرپور کردار کو یقینی بنانے کی غرض سے مختلف اقدامات کے لئے آئندہ بجٹ میں ایک ارب 86 کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔ گزشتہ

برس کے دوران کام کرنے والی خواتین کے بچوں کے لئے صوبے میں 65 ڈے کیئر سنٹرز قائم کئے گئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اس پروگرام کو آئندہ برس بھی جاری رکھا جائے گا۔ حکومت پنجاب نجی شعبے میں خواتین کے ہاسٹل بنانے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہتی ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنے گھروں سے دور ملازمت اختیار کرنے والی خواتین کی سہولت کے لئے انہیں vouchers فراہم کرنے کی سکیم متعارف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ خواتین مذکورہ vouchers پر ان ہاسٹلوں میں مفت رہائش کی سہولت حاصل کر سکیں گی۔ میں صوبے میں خواتین کے ہاسٹلوں کے قیام کی حوصلہ افزائی کے لئے درج ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں:

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر "گو سی ایم گو" کی مسلسل نعرے بازی)

(i) خواتین کے ہاسٹلوں کی عمارات پر صوبائی محصولات رہائشی نرخوں پر وصول کئے جائیں گے اور ان سے کمرشلائزیشن فیس نہیں لی جائے گی۔

(ii) خواتین کے ہاسٹل بنانے کے لئے بلدیہ اور ترقیاتی اداروں کی فیسیں اور پراپرٹی ٹیکس بھی رہائشی نرخوں پر لئے جائیں گے۔

(iii) حکومت پنجاب وفاقی حکومت سے بھی سفارش کرے گی کہ وہ ان اداروں سے یوٹیلیٹی بل رہائشی نرخوں پر وصول کرے۔

(iv) نجی شعبے میں قائم کئے جانے والے خواتین کے ہاسٹلوں میں معیاری سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے نجی شعبے کے مشورے سے قواعد وضوابط رائج کئے جائیں گے۔

اس سے نہ صرف ملازمت پیشہ خواتین کو محفوظ رہائش میسر ہو گی بلکہ ان ہاسٹلوں کے قیام سے صوبے میں روزگار کے ایک نئے میدان کا اضافہ ہو گا جس میں خواتین کی زیادہ سے زیادہ شمولیت ممکن ہو سکے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

45۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ صوبے میں اب تک 1,18,702 خواتین وزیر اعلیٰ کے خود روزگار سکیم کے ذریعے قرضوں کی سہولتیں حاصل کر چکی ہیں۔ توقع ہے کہ 15-2014 کے دوران اس سکیم سے فائدہ اٹھانے والوں میں 42 فیصد سے زائد خواتین ہوں گی۔ اسی طرح آئندہ چار

برسوں کے دوران Skill Development Scheme کے تحت پنجاب کی 8لاکھ خواتین کو ہنر آشنا بنا کر خود روزگار کے مواقع فراہم کئے جا سکیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر "نصیبو لیگ ہائے ہائے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

46۔ ہماری حکومت نے بچوں کے تحفظ اور بہبود کے لئے بھی ایک مربوط حکمت عملی تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت بچوں کے لئے دارالامان بنائے جائیں گے۔ نیز ہم صوبے میں کم عمر بچوں کی شادی پر قانون کے تحت پابندی عائد کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ بے گھر بچوں کی بحالی اور انہیں گردونواح کے منفی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے خصوصی اقدامات کا پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ ان تمام اقدامات کے لئے حکومت نے آئندہ بجٹ میں 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر "مودی کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

47۔ اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت اور ان کا تحفظ حکومت اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں ایک آزاد اور خود مختار زندگی بسر کرنے کے قابل بنانے کے لئے مکمل تحفظ اور یکساں مواقع فراہم کریں۔ گزشتہ برس اقلیتی برادریوں کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 20 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ آئندہ بجٹ میں اس مقصد کے لئے 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ اس رقم سے اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کو خصوصی وظائف بھی دیئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر "نصیبو لیگ ہائے ہائے" کی مسلسل نعرے بازی)

جناب سپیکر!

48۔ ہماری حکومت نے ییلو کیب سکیم کا اجراء کیا جسے عوام میں بے حد پذیرائی حاصل ہوئی اور ان قرضوں کی واپسی کی شرح 100 فیصد رہی۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے بڑی خوشی محسوس

ہو رہی ہے کہ مالی سال 15-2014 کے دوران عوام کو 25-ارب روپے کی مالیت کی 50ہزار مزید ییلو کیب فراہم کی جائیں گی جو نہ صرف سفری سہولیات میں اضافے کا باعث ہوں گی بلکہ ان کے ذریعے 50ہزار خاندانوں کو روزگار بھی ملے گا۔ اس مرتبہ اس سکیم کے دائرہ کار کو صرف شہروں تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ ہمارے دیہات میں بسنے والے بہن بھائی بھی اس سکیم سے استفادہ کر سکیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

49- حقیقت یہ ہے کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تیار کئے گئے منصوبوں کی تکمیل مطلوبہ وسائل کی فراہمی سے مشروط ہے۔ ہماری حکومت خود کو عوام کی ایک ایک پائی کا امین سمجھتی ہے۔ چنانچہ سرکاری سطح پر ہونے والے تمام اخراجات میں نہایت کفایت شعاری سے کام لیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ عوامی فلاح و بہبود کے لئے اپنی گنجائش سے بڑھ کر وسائل فراہم کرے۔ ہم نے آئندہ بجٹ میں نئے ٹیکسوں کے ذریعے عوام پر بوجھ بڑھانے کی بجائے موجودہ ٹیکسوں کی وصولی کا نظام میں خامیوں اور ممکنہ خُورد بُرد کے سد باب کے لئے بعض ضروری اقدامات کے ساتھ ساتھ ٹیکس اصلاحات متعارف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اصلاحات اور اقدامات کے نمایاں نکات درج ذیل ہیں:

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جھوٹے، جھوٹے" کی نعرے بازی)

(i) ٹیکس کی وصولی کے نظام میں شفافیت اور بہتر نگرانی کے ذریعے ٹیکس کی چوری کا سد باب کیا جائے گا۔ ان اقدامات سے کم از کم 15-ارب روپے کے اضافی محاصل کی توقع ہے۔

(ii) ٹیکس payers کی حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی انعامی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"کون بچائے گا پاکستان" "عمران خان، عمران خان" کی نعرے بازی)

(iii) پرائیویٹ اور کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیموں میں واقع جائیداد کی خرید و فروخت پر رجسٹریشن فیس وصول نہ ہونے سے پہنچنے والے نقصان کو روکنے کے لئے تجویز ہے کہ رجسٹریشن فیس کی وصولی کے طریق کار میں تبدیلی لائی جائے اور رجسٹریشن فیس کو پانچ لاکھ سے کم مالیت کی جائیداد کی صورت میں 500روپے اور اس سے زیادہ مالیت کی جائیداد کی صورت میں

1000 روپے کر دیا جائے۔ جب کہ اسٹامپ ڈیوٹی کی شرح کو 2 فیصد سے بڑھا کر 3 فیصد کر دیا جائے۔ اس سے حکومت کو ایک ارب روپے کی آمدنی ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "مودی کا جو یار ہے، غدار ہے" کی نعرے بازی)

(iv) اسٹامپ ایکٹ کے شیڈول کے بعض حصوں پر 1995 سے اب تک نظر ثانی نہیں کی گئی۔ افراط زر اور طباعت کی لاگت میں اضافے کی پیش نظر ان میں معمولی اضافے کی تجویز ہے۔ اس سے حکومت کو تقریباً 60 کروڑ روپے کی آمدنی کی توقع ہے۔

(v) شہری املاک کی valuation tables میں 2001 کے بعد کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ حکومت نے ایک باقاعدہ سروے کے بعد valuation tables کا از سر نو تعین کیا ہے۔ اب ان املاک پر پراپرٹی ٹیکس کا نفاذ نظر ثانی شدہ valuation tables کے مطابق کیا جائے گا۔ تاہم عوام کو سہولت دینے کے لئے شہری املاک پر پراپرٹی ٹیکس کی شرح کو 20 اور 25 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کر دیا گیا ہے۔ تاکہ پراپرٹی ٹیکس میں متوقع اضافہ اوسطاً 50 فیصد سے زائد نہ ہو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "عمران تیرے جانثار" بے شمار، بے شمار" کی نعرہ بازی)

(vi) ہوٹلوں پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کے بعد بیڈ ٹیکس عملاً دوہرے ٹیکس کے زمرے آتا تھا اس لئے اسے ختم کرنے اور اس کی بجائے تمام ہوٹلوں پر 16 فیصد صوبائی سیلز ٹیکس نافذ کرنے کی تجویز ہے۔

(vii) حکومت نے دگنا اور اس سے بڑے گھروں پر رقبے اور تعمیر کے اعتبار سے ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں 15-2014 کے بجٹ میں دو کنال سے لے کر 8 کنال تک کے گھروں پر ڈیڑھ لاکھ روپے فی کنال سے اڑہائی لاکھ روپے فی کنال کی شرح سے ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔ اس طرح آٹھ کنال سے زیادہ رقبہ پر محیط محل نما گھروں پر 2 سے 3 لاکھ روپے فی کنال کی شرح سے ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ ان پُر تعیش اور وسیع و عریض گھروں کے مکینوں سے حاصل ہونے والے ٹیکس کی آمدن کو آشیانہ سکیموں میں بے گھر اور کم وسیلہ افراد کے لئے گھروں کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا۔ مذکورہ ٹیکسوں کی تفصیلات فنانس بل میں پیش کر دی جائیں گی۔

(viii) اس طرح حکومت نے 1600 سی سی اور اس سے زائد درآمدی پر تعیش گاڑیوں پر لگژری ٹوکن ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ix) ایک ہزار سی سی سے بڑی گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس میں بتدریج اضافہ کیا جارہا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو سی ایم گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر!

50۔ 2012 میں خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے لئے پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سے پہلے 12-2011 میں وفاقی حکومت کی جانب سے صوبہ پنجاب کو خدمات پر سیلز ٹیکس کی مد میں 22۔ ارب روپے دیئے گئے تھے جبکہ ریونیو اتھارٹی اپنے قیام کے پہلے ہی سال اس میں 37۔ ارب روپے وصول کئے۔ آئندہ برس دس نئی خدمات کو سیلز ٹیکس کے دائرہ کار میں لانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

51۔ تجویز کردہ بجٹ کے مطابق حکومت پنجاب اگلے مالی سال کے دوران ٹیکس کی مد میں 164۔ ارب 7 روپے کا ہدف تجویز کر رہی ہے جو رواں سال کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات سے 30 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

52۔ میں معزز ایوان کے سامنے مالی سال 15-2014 کے ترقیاتی بجٹ کا حجم 345۔ ارب روپے رکھا گیا ہے جس کی ذیلی تفصیل یہ ہے:

سماجی شعبہ جات کے لئے	96۔ ارب 3 کروڑ روپے
مواصلات و تعمیرات کے لئے	137۔ ارب 53 کروڑ روپے
پیداواری شعبہ جات کے لئے	20۔ ارب 72 کروڑ روپے
خدمات کے شعبہ کے لئے	9۔ ارب 49 کروڑ روپے
متفرق شعبہ جات کے لئے	8۔ ارب 20 کروڑ روپے
سپیشل پروگرام کے لئے	18۔ ارب ایک کروڑ روپے
دیگر ترقیاتی ترجیحات اور خصوصی پروگراموں کے لئے	55۔ ارب روپے

مالی سال 15-2014 میں جاری اخراجات کا کل تخمینہ 699۔ ارب 95 کروڑ ہے۔

جناب سپیکر!

53۔ اب میں آئندہ مالی سال کے بجٹ کے محصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہوں گا۔ General Revenue Receipts کا تخمینہ 1,033۔ ارب 7 کروڑ روپے، قابل تقسیم محاصل سے پنجاب کے حصے کا تخمینہ 804۔ ارب 19 کروڑ روپے، صوبائی محصولات بشمول ٹیکس و نان ٹیکس کا تخمینہ 228۔ ارب 87 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

54۔ ہمیں سرکاری ملازمین کی مشکلات کا بخوبی ادراک ہے۔ میں اپنی حکومت کی جانب سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 10 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ دوران سروس وفات پانے والے سرکاری ملازمین کے پسماندگان کو ملنے والی مالی امداد میں 100 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

55۔ اپنی تقریر کے اختتام سے پہلے محکمہ خزانہ اور پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران وماتحت عملہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس متوازن، متحرک اور ترقیاتی بجٹ کی تیاری میں شبانہ روز محنت کی۔

جناب سپیکر!

56۔ میں نے اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 15-2014 کے بجٹ کے بنیادی مقاصد، ترقیاتی لائحہ عمل اور وسائل کی تقسیم کی تفصیلات پیش کر دی ہیں۔آپ نے ان تفصیلات کی روشنی میں دیکھا ہو گا ہماری حکومت ان تمام چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک ہمہ جہتی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے جو اس وقت ہمیں عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے، انہیں جدید شہری سہولتیں مہیا کرنے اور عدل وانصاف فراہم کرنے کے حوالے سے درپیش ہیں۔

جناب سپیکر!

57۔ توانائی کے بحران کے خاتمہ سے لے کر معیشت کی بہتری تک ہماری تمام تر مساعی کا محور صوبے کے عوام اور صرف عوام ہیں۔ پنجاب حکومت نے اس اعتماد پر پورا اترنے کا فیصلہ کر رکھا ہے جس کا اظہار صوبے کے عوام نے گزشتہ انتخابات میں کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ ہمیں عوامی بہبود پر مبنی اپنے عظیم مقاصد کے حصول کے لئے آپ کی اور اس معزز ایوان کی راہنمائی اور تعاون حاصل رہے گا۔

دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
افق سے آفتاب ابھرا، گیا دور گراں خوابی
اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو!
پاکستان پائندہ باد
(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ نے وزیر خزانہ کی سیٹ پر آکر
بجٹ تقریر مکمل کرنے پر انہیں مبارکباد دی اور پانی کا گلاس پلایا)

جناب سپیکر: اب وزیر خزانہ گوشوارہ برائے سال 15-2014 پیش کریں۔

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 15-2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 15-2014 پیش کر دیا گیا۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 14-2013 پیش کریں۔

ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 14-2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ /آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 14-2013 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 14-2013 پیش کر دیا گیا۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2014

MR SPEAKER: Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2014.

MINISTER FOR FINANCE/EXCISE AND TAXATION (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Sir, I introduce the Punjab Finance Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2014 has been introduced. Minister for Finance may lay the notifications relating to the amendments in the Second Schedule under Section 5(3) of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under section 76(2) of the Act ibid.

ترامیم اور قواعد کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE/EXCISE AND TAXATION (Mian Mujtaba Shuja-Ur-Rahman): Sir, I lay the notification relating to the amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under section 76(2) of the Act *ibid.*

MR SPEAKER: The notification amendments in the Second Schedule of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 and the Rules made under section 76(2) of the Act ibid has been laid.

اب آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے، معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مورخہ 16۔جون 2014 سے سالانہ بجٹ پر بحث کا آغاز ہو گا-عام بحث کے لئے چار دن 16، 17، 18 اور 19۔جون 2014 مختص کئے گئے ہیں، آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے۔ جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس کرا دیں۔ اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 16۔جون 2014 سہ پہر 3.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔